سوال

(228) توبہ سے قبل کثرت شراب نوشی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لیڈز سے محمد سلطان لکھتے ہیں کہ میرے ایک دوست کو شراب نوشی کی عادت تھی ۔ میں ہمیشہ اسے شراب ترک کرنے کی تلقین کرتا رہتا تھا۔ ایک دن اس نے وعدہ کیا کہ وہ اب شراب چھوڑدے گا اور میرے ساتھ مسجد میں نماز کےلئے جائے گا اوراس گناہ سے توبہ کردے گا مگر جانے سے پہلے اس نے شراب کی بوتل لے کرپینا شروع کردی اور کہا کہ توبہ سے پہلے جی بھر کرپی تولوں۔ اس بارے میں شریعت کا کیا مسئلہ ہے اور کیا ایسے آدمی کی توبہ قبول ہوسکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شراب نوشی قطع طور پر حرام ہے۔

ارشادربانی ہے :

’’اے ایمان والو! بلاشبہ شراب‘ جوا‘ انصاب (بت) اورازلام (تیرے فال نکالنا) شیطانی کاموں کی گندگی ہے پس تم اس سے دور ہوتا کہ کامیاب ہوجاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ دشمنی اور بغض پیدا کرے اور تمہیں اللہ کی یاد سے روک دے اور نماز سے ‘پس کیا تم رک جاؤ گے ؟‘‘ (مائدہ : ۹۰۔ ۹۱)

خود نبی کریم ﷺ سے ہی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ :

"کل مسکر خمر وکل مسکر حرام۔" (ترمذي للالباني ج ۲ ابواب الاشربة باب ما جاء فی کل مسکر حرام ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۱۹۴۱)

’’کہ ہر نشہ آورچیز شراب ہے اور ہر نشہ آورچیز حرام ہے ۔‘‘

تمام امت کا شراب کی حرمت پر اجماع ہے ۔ جس شخص نے شراب کے حرام ہونے کا انکار کیا وہ مرتد اور خارج از اسلام ہے ۔ ہاں نیا مسلمان جسے شراب کی حرمت اوراس کی سنگینی کا صحیح علم نہیں ‘اس کا معاملہ ذرا مختلف ہے ۔ بصورت دیگر ہر مسلمان کا پینا ‘پلانا ‘خریدنا ‘بیچنا ‘اٹھانا اور پیش کرنا حرام ہے ۔ دور جدید میں بھی اس کے جسمانی ‘روحانی ‘معاشرتی اوراجتماعی نقصانات کھل کر سامنے آچکے ہیں اور غیر مسلم سوسائٹیاں بھی اب اسکے نتائج سے پریشان ہیں ۔ ایک مسلمان کا اس سے بچنا لازمی اورضروری ہے ۔

جہاں تک آپ کے دوست کے اس فعل کا تعلق ہے جس کا آپ نے ذکر کیا ہے یوں تو ایک مسلمان کے لئے اس طرح کا رویہ اختیار کرنا جائز نہیں کہ وہ توبہ سے پہلے اس جرم کا اعادہ کرے اور یہ خیال کرے کہ توبہ تو کرنی ہی ہے اب جی بھر کر اس جرم کا اعادہ کرلو۔ خدا نخواستہ توبہ کے خیال کے بعد اس جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے اس کی موت آجاتی ہے تو ایسے شخص کی آخرت برباد ہوسکتی ہے۔ اس لئے جونہی احساس ہوجائے پھر اس برائی کو فوری طور پر ترک کردینا چاہئے اور توبہ دراصل ترک گناہ کے عزم ہی کا نام ہے۔ اگر خیال کرے اور زبان سے توبہ توبہ بھی کرتا رہے مگر ساتھ اس برائی کو بھی کرتا رہے تو ایسی توبہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے مگر چونکہ توبہ ہر قسم کے گناہ کا کفارہ ہے اس لئے جو شخص توبہ سے پہلے اس فعل کو بار بار کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے اتنی مہلت دے دیتا ہے 'عملاً وہ سچی توبہ بھی کرلیتا ہے تو اس کی توبہ بہر حال قبول ہوسکتی ہے۔ کیونکہ موت سے پہلے بڑے سے بڑے گناہ کی توبہ ممکن ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

''اے میرے بندو جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں بے شک اللہ تمام گناہ معاف کردیتا ہے کیونکہ وہ بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے اور اپنے رب کی طرف جھک جاؤ اور اس کے مطیع بن جاؤ اس سے پہلے کہ اس کا عذاب تمہیں آپہنچے اور پھر کوئی بھی تمہاری مدد نہیں کرے گا اور اس کی پیروی کرو۔ جو سب سے بہتر تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اس سے قبل کہ اس کا عذاب تمہارے پاس اچانک آجائے اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔'' (سورہ زمر: ۵۳)

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''بے شک توبہ ان لوگوں کے لئے ہے جو جہالت کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں پھر فوری توبہ کرلیتے ہیں۔ بے شک ایسے لوگوں کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے او رایسے لوگوں کے لئے توبہ فائدہ مند نہیں جو برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی کی موت آجاتی ہے تو کہتا ہے اب میں توبہ کرتا ہوں۔'' (سورہ نساء: ۱۷۔ ۸۱)

تیسری آیت بھی اس مفہوم کی ہے: ''اے ایمان والو! اللہ کے لئے خالص توبہ کرو قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہوں کو دور کردے۔'' (سورہ التحریم: ۸)

چوتھی آیت میں ہے:

''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے نہ ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر اس کے حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کرتے ہیں جو کوئی یہ کرے گا وہ اس کا بدلہ پائے گا قیامت کے دن ایسے لوگوں کو دوگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ جہنم میں ذلیل و خوار رہے گا مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور نیک عمل کئے ایسے لوگوں کی برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔'' (سورہ الفرقان: ٦٩)

توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ کتنا ہی بڑا گناہ کیوں نہ ہو توبہ کے بعد معاف ہوجاتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص489

محدث فتویٰ